خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

20- دسمبر 1997ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
CPL 61
فون 213029

جلد 47-82 نمبر 284 | ہفتہ 19 شعبان- 1418ھ 20 فتح 1376 ہش 20 دسمبر 1997ء

گناہ سے بچنے کے لئے دعا اور تدبیر دونوں سے کام لو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں اس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

جلسہ سالانہ قادیان 1997ء سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے افتتاحی خطاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ ہندوستان کی زبردست کامیابیوں کا تذکرہ

اگر مجھے ہندوستان بلانا ہے تو اتنے بڑے جلسے کریں جتنے پارٹیشن کے وقت ہوا کرتے تھے

1600 نومبایعین سمیت ساڑھے پانچ ہزار احمدیوں کی شرکت۔ 21 اخبارات کے نمائندے وزیر اور اراکین پارلیمنٹ بھی شامل ہیں

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 18- دسمبر 1997ء قادیان میں جماعت احمدیہ کے 106 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر افتتاحی خطاب میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اعلان فرمایا کہ گذشتہ تین سال میں بھارت میں پونے چھ لاکھ افراد احمدیت کی آغوش میں آچکے ہیں جبکہ اس سے قبل ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد 70-75 ہزار تھی۔

حضرت صاحب نے امسال جلسہ سالانہ قادیان کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس وقت قادیان میں پانچ ہزار 5 سو 90- افراد جلسہ میں موجود ہیں جن میں 25 ممالک بیرون کے نمائندگان بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جو بات پہلی بار ہوئی ہے (سوائے جلسہ 1991ء میں جب حضرت صاحب خود قادیان تشریف لے گئے) وہ یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ میں نومبایعین قافلہ در قافلہ شامل ہوئے ہیں۔ اس جلسہ میں 1600 نومبایعین شامل ہیں۔ جو بنگال' آندھرا پردیش' کرناٹک' پنجاب اور ہماچل پردیش وغیرہ علاقوں سے آئے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ نومبایعین جذبوں اور ولولے سے بھرپور ہیں۔ اور جو جذبے لے کر آئے ہیں ان سے بہت نمایاں لے کر واپس جائیں گے اور اپنے اپنے علاقوں میں روحانی انقلاب لانے کا باعث بنیں گے۔ آپ نے فرمایا محض تعداد پر کوئی فخر نہیں ہے۔ ہمیں فخر ہے تو اس تعداد پر جس پر اللہ کے پیار کی نگاہ پڑے۔ اس لئے اگر صرف تعداد میں احمدی بڑھیں لیکن عملاً بے دین ہوں اور ان میں کوئی روحانی تبدیلی پیدا نہ ہو تو ہمیں ہرگز ان کے احمدیت میں داخل ہونے کی کوئی خوشی نہ ہو گی۔ پس جہاں دعوت الی اللہ کی کوششیں ہو رہی ہیں وہاں تربیت کی بھی کوششیں بڑھتی رہنی چاہئیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے ہندوستان کے تعلق میں جو خوشخبریاں بیان فرمائی ہیں اب لگتا ہے کہ ان کے پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ چند سال پہلے ان ترقیات کا کوئی نشان موجود نہیں تھا۔ قادیان کے منتظمین بتاتے تھے کہ ہماری تعداد 70-75 ہزار سے زائد نہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ مجھے حیرانی ہوتی تھی کہ کس بے حسی سے یہ تعداد بتائی جا رہی ہے۔ آسمان سے فرشتے تو اترتے ہیں مگر جب تک ہم دلوں کی کیفیت نہ بدلیں اس وقت تک ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ اللہ کی اس تقدیر کو بھلا بیٹھے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہمیں اپنے کئے پر فخر نہیں۔ ہمیں تو یہ خوشی ہے کہ اللہ کی چلائی ہوئی ہواؤں کے ساتھ ہم بھی اڑنے لگے ہیں۔ ہندوستان میں اس تیزی کے ساتھ آج دعوت الی اللہ بڑھنی شروع ہوئی ہے کہ ہمارے خواب و خیال میں بھی نہ تھا۔ حضرت بانی سلسلہ کو وسع مکانک کی جو خوشخبری دی گئی تھی وہ آج 100 سال کے بعد پھر بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس سے پہلے میں اپنی ملاقات پر پابندی نہیں لگایا کرتا تھا۔ لیکن اب اس کثرت سے ملاقاتوں کا رجحان ہوا ہے کہ ہر ایک سے ملنا ممکن نہیں رہا۔ اب تو ضرورت مندوں' نئے لوگوں یا سال دو سال کے بعد پرانے لوگوں سے ملاقات کی گنجائش رہ گئی ہے۔ پہلے کی طرح والی بات ممکن نہیں کہ جس کا جی چاہے جب چاہے آئے اور ملاقات کر لے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس سال میں نے جب یہ فیصلہ کیا اس وقت میرے دل کے کسی گوشے میں یہ بات نہ تھی کہ 1897ء میں شائع ہونے والی ایک کتاب میں حضرت بانی سلسلہ کو اللہ نے بتایا تھا کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہو جائے گا۔ مگر ایسی صورت ہو تو ملال نہ کرنا۔ حضرت صاحب نے فرمایا جب ملاقات سے انکار کیا جاتا ہے تو طبعاً ملنے والے کے دل میں بھی اور میرے دل بھی ملال پیدا ہوتا ہے۔ یہی کیفیت حضرت بانی سلسلہ کی تھی کہ 1897ء میں حضرت بانی سلسلہ کثرت سے ملاقات نہ کر سکتے تھے تو اللہ نے فرمایا ملال نہ کرنا یا ملال ظاہر نہ کرنا۔ اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ دیکھیں خدا نے یہ خبر کس شان سے آج پھر پوری کر دی ہے۔ 1897ء کے بعد 1997ء کے سال ہی میں اب جو جماعتیں کثرت سے بڑھ رہی ہیں اور ہجوم خاص و عام ہے جو قادیان ربوہ اور لندن میں بھی آ رہا ہے۔ اور یہ خدائی خبریں پوری ہونے کا دن اللہ کا خاص فضل و احسان ہے۔ اور ہماری نسلوں پر اللہ کا فضل ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے ان باتوں کو پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا اب جبکہ خدائی خبروں کے پورا ہونے کا وقت آیا ہے تو دعوت الی اللہ میں اتنی تیزی پیدا ہوئی ہے جو کبھی ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی۔ گزشتہ 3 سال میں پونے چھ لاکھ احمدیوں کا اضافہ ہندوستان میں ہو چکا ہے۔ کہاں 70-75 ہزار کی تعداد اور کہاں یہ تعداد۔ ایسے صوبے جہاں احمدیت کا نام و نشان بھی نہ تھا اس سال وہاں 50 ہزار بیعتیں ہو چکی ہیں۔ یہ اتنی بڑی تعداد تھی کہ قادیان میں مرکزی نمائندگان کو شک پیدا ہوا۔ ناظران نے لکھا کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مبالغہ ہے۔ درحقیقت یہ مبالغہ نہیں بلکہ کمی تھی۔ چنانچہ جب بہت محنت اور احتیاط سے تحقیق کی گئی گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں سے خود مل کر معلومات لی گئیں

باقی صفحہ 7 پر

جنازہ حاضر و غائب

○ بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 97-7-11 کو درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر مکرمہ عنایت ڈار صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد ڈار صاحب- لندن

جنازہ غائب 1- مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب ریٹائرڈ ایس پی ابن مکرم راجہ مدد خان صاحب- لاہور
2- مکرم H.M.Hanafi.S.M. سیکرٹری جائیداد انڈونیشیا جماعت- انڈونیشیا
3- مکرم بشیر احمد صاحب والد مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ- محمود آباد سندھ-
4- مکرم غلام احمد چغتائی صاحب سابق معلم وقف جدید- ضلع لیہ
5- مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب (وفات یافتہ) ربوہ

واقفین نو زبانیں سیکھیں

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے .M.T.A پر درج ذیل زبانوں کی تدریس کا پروگرام شروع ہے۔ احباب جماعت سے عموماً اور واقفین نو سے خصوصاً ان زبانوں کی تعلیم حاصل کرنے کی درخواست ہے۔
1- ہفتہ- چینی زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
2- اتوار- چینی زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
3- سوموار- نارویجن زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
4- منگل- فرنچ زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
5- بدھ- ترکی زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
6- جمعرات- ڈچ زبان- ساڑھے پانچ بجے شام
(وکالت وقف نو)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری سلطان احمد محمود صاحب (چوہدری الیکٹرک سٹور) کو مورخہ 97-11-23 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام طوبیٰ سلطان تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب سابق نمائندہ الفضل کی پوتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو با عمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

20 فتح 1376 ہش 20 دسمبر 1997ء

خدا تعالیٰ سے صلح کا مطلب

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اس وقت یہاں موجود ہیں سال آئندہ میں بھی ضرور ہوں گے۔ بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے آج نہیں ہیں۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہوں گے۔ اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور رہوں گے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔ پس بڑا ہی مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔ انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک بد صحبت بھی ہے۔"

اگر انسان غور کرے تو اس کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ وہ مستقبل کے متعلق کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ وہ کب تک موجود ہے اور کب موجود نہیں ہو گا اس میں کوئی سال نہیں لگتے۔ مہینے بھی نہیں لگتے۔ انسان تو ایک پل میں ادھر سے ادھر ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اسے کوئی وقت دیتا ہے تو یہ اس کی دین ہے۔ لیکن انسان کو تو یہ معلوم نہیں کہ اسے کب تک وقت ملتا ہے۔ کب نیکی کرنے کا وقت آتا ہے اور وہ اس وقت تک زندہ رہے گا؟ اب جو وہ نیکی کر سکتا ہے وہ کیوں نہ کر لے۔ اور وہ کیوں اس بات کا انتظار کرے کہ پھر کسی وقت میں کوئی نیکی کا کام کر لوں گا۔ ہمارے سامنے سب کچھ ہوتا ہے۔ لوگ اس دنیا سے دوسری دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ ہم ان کے جنازوں میں شرکت کرتے ہیں ہم ان کی تدفین میں حصہ لیتے ہیں۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ لوگ مرنے والے تھے اور کون کہہ سکتا ہے کہ میرے مرنے کا وقت ابھی کچھ ٹھہر کر آئے گا۔ اگر انسان کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ اس کی زندگی ناپائدار ہے تو وہ اپنی زندگی کے ہر لمحے کو کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کرنے میں گذارے گا۔ اور نیکی کے کام کرنے ہی کو خدا سے صلح سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ انسان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ خدا سے صلح اسی طرح ہو سکتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام مانے اور اس کے بندوں سے ہمدردی کا سلوک کرے۔

پس حضرت صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ مورکھ اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اس کا مطلب یہی ہے کہ انسان کو ہر لمحہ نیکی کا کام کرنے ہی کا سوچنا چاہئے۔ یہی خدا تعالیٰ سے صلح ہے اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ اسے ابھی بہت دیر تک زندہ رہنا ہے وہ پھر کسی وقت نیکی کا کام کر لے گا۔ اور اب جو اسے موقعہ ملا ہے اسے وہ ضائع کر دیتا ہے۔ تو وہ یقیناً ایسا شخص ہے جو خدا تعالیٰ سے صلح نہیں کرتا۔ اپنی جھوٹی آن پر زیادہ اعتماد کرتا ہے لوگوں کی باتوں کو زیادہ سنتا ہے اور ان کے مطابق کام کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرے۔ اسی کا نام حضرت صاحب نے جھوٹی برادری رکھا ہے۔ وہ اس بات سے تو ڈرتا ہے کہ اگر اس نے ایسا کیا تو اس کی برادری کیا کہے گی لیکن اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو خدا تعالیٰ کیا کہے گا۔ گویا کہ برادری سے صلح ہے اور خدا تعالیٰ سے صلح نہیں۔ اور برادری میں ایک اور بات بھی شامل ہو جاتی ہے اور وہ یہ کہ انسان کو بعض اوقات بد صحبت مل جاتی ہے۔ انسان جس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے وہ اس کی برادری ہی کہلا سکتی ہے۔ اپنی برادری جو خون کے رشتے ہوتے ہیں۔ اگر انسان ان سے ڈرتا ہے اور خدا سے نہیں ڈرتا تو یہ ویسی ہی بات ہے کہ بد صحبت میں پڑ کر بد لوگوں کی بات کو ماننے کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانتا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اپنی زندگی کو نہایت ناپائدار جانتے ہوئے ہمیں ہر لمحہ خدا تعالیٰ سے صلح رکھنی چاہئے۔ ہمیں اس بات کی کوئی پرواہ نہ ہو کہ دنیا ہمیں کیا کہے گی۔ ہماری برادری ہمیں کیا کہے گی۔ جن کے ساتھ ہم اٹھتے بیٹھتے ہیں وہ ہمارے متعلق کیا سوچیں گے۔ ہمیں سب سے زیادہ خیال اس بات کا ہونا چاہئے کہ ہمارا خدا ہمیں کیا کہے گا۔ جس شخص سے خدا راضی نہ ہو اس سے ساری دنیا بھی راضی ہو تو کیا بنتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں ساری دنیا کی بھی کیا حیثیت ہے۔

پس ساری دنیا کو تو چھوڑا جا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو نہیں چھوڑا جا سکتا۔ ساری دنیا کے طعنے سنے جا سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے اگر صرف یہ کہا جائے کہ تم نے میری بات نہیں مانی تو یہ بات انسان کی ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔

پس اس ارشاد کے مطابق دو باتیں ہمیشہ ہمارے سامنے رہنی چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ انسانی زندگی ناپائدار ہے۔ جو کل تھے آج نہیں ہیں جو آج ہیں وہ کل نہیں ہوں گے۔ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ وہ کب تک ہے اور کب نہیں ہو گا۔ اور دوسری بات یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ انسان کو خدا تعالیٰ سے صلح کرنی چاہئے۔ صرف یہ کہہ دینا کہ زندگی ناپائدار ہے اور اس کا کوئی اثر نہ لینا بے معنی بات ہے۔ اگر زندگی ناپائدار ہے اور ہمیں اس بات کا یقین ہے تو ہم پر لازم ہے کہ ہم، جو لمحات بھی ہمیں ملتے ہیں، ان میں اچھے اچھے کام کریں۔ اچھے اچھے کام کرنے ہی کو خدا تعالیٰ سے صلح کرنا کہا جا سکتا ہے۔

پس آیئے ہم ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھیں اور خدا تعالیٰ سے صلح کرتے ہوئے ہر لمحہ جو ہمیں ملتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی نیکی کا کام کریں۔ یہی ہماری زادِ راہ ہے۔ یہ ہم جتنی زیادہ سے زیادہ اکٹھی کر سکیں اکٹھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

غور کر پھر غور کر اور دیکھ یہ کیا بات ہے
تو جسے دن کہہ رہا ہے وہ اندھیری رات ہے
عقل کو رہبر بنا کر تو گڑھے میں جا گرا
یہ نہیں ہے جیت تیری یہ تو تیری مات ہے
آسماں کی بات سن اور آسماں سے لے سبق
جو نہ ایسا کر سکے اس پر فقط ہیہات ہے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پانچواں نشان جو ان دنوں میں ظاہر ہوا وہ ایک دعا کا قبول ہونا ہے۔ جو در حقیقت احیائے موتی میں داخل ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عبدالکریم نام ولد عبدالرحمان ساکن حیدر آباد دکن ہمارے مدرسہ میں ایک لڑکا طالب علم ہے۔ قضاو قدر سے اسے سگ دیوانہ کاٹ گیا۔ ہم نے اس کو معالجہ کے لئے کسولی بھیج دیا۔ چند روز تک اس کا کسولی میں علاج ہوتا رہا پھر وہ قادیان میں واپس آیا۔ تھوڑے دن گذرنے کے بعد اس میں وہ آثار دیوانگی کے ظاہر ہوئے کہ جو دیوانہ کتے کے کاٹنے کے بعد ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ اور پانی سے ڈرنے لگا۔ اور خوفناک حالت پیدا ہو گئی۔ تب اس غریب الوطن عاجز کے لئے میرا دل سخت بے قرار ہوا اور دعا کے لئے ایک خاص توجہ پیدا ہو گئی۔ ہر ایک شخص سمجھتا تھا کہ وہ غریب چند گھنٹہ کے بعد مر جائے گا۔ ناچار اس کو بورڈنگ سے باہر نکال کر ایک الگ مکان میں دوسروں سے علیحدہ ہر ایک احتیاط سے رکھا گیا۔ اور کسولی کے انگریز ڈاکٹروں کی طرف تار بھیج دی اور پوچھا گیا کہ اس حالت میں اس کا کوئی علاج بھی ہے۔ اس طرح سے بذریعہ تار جواب آیا کہ اب اس کا کوئی علاج نہیں۔ مگر اس غریب اور بے وطن لڑکے کے لئے میرے دل میں بہت توجہ پیدا ہو گئی۔ اور میرے دوستوں نے بھی اس کے لئے دعا کرنے کے لئے بہت ہی اصرار کیا کیونکہ اس غربت کی حالت میں وہ لڑکا قابل رحم تھا۔ اور نیز دل میں یہ خوف پیدا ہوا کہ اگر وہ مر گیا تو ایک برے رنگ میں اس کی موت شماتت اعداء کا موجب ہو گی۔ تب میرا دل اس کے لئے سخت درد اور بے قراری میں مبتلا ہوا۔ اور خارق عادت توجہ پیدا ہوئی۔ جو اپنے اختیار سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے اذن سے وہ اثر دکھاتی ہے کہ قریب ہے کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے۔ غرض اس کے لئے اقبال علی اللہ کی حالت میسر آگئی اور جب وہ توجہ انتہا تک پہنچ گئی اور درد نے اپنا پورا تسلط میرے دل پر کر لیا تب اس بیمار پر جو در حقیقت مردہ تھا اس توجہ کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ اور یا تو وہ پانی سے ڈرتا اور روشنی سے بھاگتا تھا۔ اور یا یکدفعہ طبیعت نے صحت کی طرف رخ کیا اور اس نے کہا کہ اب مجھے پانی سے ڈر نہیں آتا۔ تب اس کو پانی دیا گیا۔ تو اس نے بغیر کسی خوف کے پی لیا۔ بلکہ پانی سے وضو کر کے عبادت بھی کر لی۔ اور تمام رات سوتا رہا۔ اور خوفناک اور وحشیانہ حالت جاتی رہی۔ یہاں تک کہ چند روز تک بکلی صحت یاب ہو گیا۔ میرے دل میں فی الفور ڈالا گیا کہ یہ دیوانگی کی حالت جو اس میں پیدا ہو گئی تھی یہ اس لئے نہیں تھی کہ وہ دیوانگی اس کو ہلاک کرے بلکہ اس لئے تھی کہ تا خدا کا نشان ظاہر ہو۔

نائیجیریا سے چند خطوط

(نسیم سیفی کے نام)

مکرم اے۔ ایف اے جنید صاحب لیگوس نائیجیریا سے لکھتے ہیں نائیجیریا 14۔ اگست 1997ء

میرے محترم جناب (سلام)

آپ کو یاد ہو گا کہ جب آپ یہاں تھے تو میں آپ کے ترجمان کے طور پر کام کرتا رہا تھا۔ اللہ کے فضل سے میں اور میرے خاندان کے لوگ جماعت میں اچھا کام کر رہے ہیں۔ جب مسٹر ایس۔ اے منیر صاحب پندرہ دن قبل یہاں سے واپس جا رہے تھے تو میں نے انہیں درخواست کی تھی کہ وہ آپ کو اور آپ کی فیملی کو میرا اسلام پہنچا دیں۔ مجھے امید ہے انہوں نے آپ کو میرا سلام پہنچا دیا ہو گا۔ اب جبکہ مولوی حبیب صاحب آرہے ہیں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف میرا اسلام آپ تک پہنچائیں گے بلکہ اس کے متعلق مجھے ضرور لکھیں گے۔

برائے مہربانی اپنے تمام فیملی ممبرز کو میرے نیک جذبات پہنچا دیں۔ میری اہلیہ (فاطمہ اولو کوڈلنا) بھی آپ کو اپنی طرف سے نیک جذبات بھیج رہی ہیں۔ (اللہ نے چاہا تو) مجھے امید ہے کہ آپ مجھے جلد اس خط کا جواب دیں گے۔ میں آپ کے لئے صحت والی اور جماعت احمدیہ کی خدمت کرنے والی زندگی کے لئے دعا گو ہوں۔ آپ کی دلچسپی کے لئے اطلاعاً عرض ہے کہ حضرت صاحب نے جنوری 1986ء سے مجھے نیشنل آڈیٹر مقرر کر دیا ہے۔

آپ کا مخلص بھائی

اے۔ ایف۔ اے۔ جنید

مکرم عبدالوحید اے آئنہ صاحب لیگوس نائیجیریا سے لکھتے ہیں۔

احمدیہ (۔) جماعت

پوسٹ بکس 418 لیگوس نائیجیریا

2-10-97

محترم و مکرم نسیم سیفی صاحب (سلام)

میری دعا ہے کہ یہ خط آپ کو اور آپ کی فیملی کو خیر و عافیت کی حالت میں ملے۔

میں شرمندہ ہوں کہ میں آپ کو لکھنے کے لئے وقت نہ نکال سکا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کو یاد نہیں کرتا۔ در حقیقت نہ صرف میری فیملی بلکہ ساری نائیجیریا جماعت ہمہ وقت آپ کو یاد رکھے ہوئے ہے۔ اس لئے براہ کرم مجھے خط نہ لکھنے پر معاف فرما کر مشکور فرمائیں۔

میں مولوی مظفر صاحب کی واپسی کے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے (جو کہ چھٹی پر واپس اپنے گھر جا رہے ہیں) اس خاموشی کو توڑتے ہوئے آپ کی صحت اور آپ کی فیملی اور خاص طور پر برادران ظفر اور اقبال کی خیریت معلوم کرنا چاہتا ہوں۔

میں اس ٹریننگ کے لئے جو آپ نے نائیجیریا کے قیام کے دوران ہمیں دی از حد شکر گزار ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ روحانی اخلاقی اور تعلیمی اسباق جو میں نے آپ سے سیکھے وہ میرے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے ہیں اور تا دم آخر ایسے ہی رہیں گے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آپ کی پدرانہ تربیت نے مجھے اس قدر فائدہ پہنچایا ہے کہ میری اولاد (جو کہ اگرچہ سب کے سب بچیاں ہیں) جماعت میں بہت اچھا کام کر رہی ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان سب کو ہماری جماعت کے لئے چمکتی ہوئی مثالیں بنا دیا ہے مجھے ان پر فخر ہے اور میں ہمیشہ ان کو اس تربیت کے متعلق بتاتا ہوں جو کہ میں نے اوائل عمر میں آپ سے حاصل کی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے لئے جزائے خیر عطا کرے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر اور صحت والی زندگی عطا فرمائے تاکہ آپ دین حق اور احمدیت کی خدمت بجالاتے رہیں۔

آپ براہ کرم ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔ اس وقت میں اپنے امیر (انجینئر) ایچ۔ او سنمونو کے تحت ایڈیشنل جنرل سیکرٹری 1 جماعت احمدیہ نائیجیریا کے طور پر خدمات بجالا رہا ہوں۔ اس عہدے پر کام کرنے کے لئے امیر صاحب نے مجھے لیگوس ٹیچنگ سروس سے ریٹائر ہونے کے بعد کہا تھا۔

آپ کو یاد ہو گا کہ آپ نے نائیجیریا سے واپسی سے پہلے مجھے گریڈ II اور گریڈ III ٹیچر کی ٹریننگ کے لئے بھجوایا تھا۔ اس کے بعد میں نے گریڈ I کی ٹریننگ مکمل کی اور پھر ایسوسی ایٹ سرٹیفکیٹ ان ایجوکیشن کے لئے میں نے ایک سال کا کورس یونیورسٹی آف لیگوس سے کیا۔ اس کی وجہ سے میں اس قابل ہو گیا کہ لیگوس سٹیٹ ٹیچنگ سروس کمیشن میں دونوں پرائمری اور سیکنڈری لیول پر 35 سال تک کام کر سکوں۔ یہاں سے میں دسمبر 1991ء میں ریٹائر ہوا۔

اس کے باوجود میں جماعت کے کاموں میں ہمیشہ سرگرم حصہ لیتا رہا۔ اور آپ نے جو بنیادی ٹریننگ مجھے دی تھی اور جس کی وجہ سے میں نے یہ تمام کامیابیاں حاصل کیں میں ان کے لئے آپ کا از حد ممنون ہوں۔ اللہ آپ کو احسن جزا دے۔

دریں اثناء میں دوسری (۔) تنظیموں اور کونسل برائے (۔) سکولز پروپرائٹرز میں اپنی جماعت کی نمائندگی بھی کرتا رہا ہوں۔ ہر موقعہ پر جب بھی میں پی۔ او۔ بشورن جو کہ انصار الدین سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں سے ملا وہ آپ کی صحت و عافیت کے متعلق مجھ سے پوچھتے رہے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ

باقی صفحہ 7 پر

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

اس جگہ اللہ تعالیٰ نے عذاب کے لئے رحمان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ حالانکہ عذاب نازل کرنا خدائے رحمان کا کام نہیں عذاب نازل کرنے والی خدا تعالیٰ کی بعض اور صفات ہیں۔ مثلاً جبار خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ قہار خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ ذوالانتقام خدا عذاب نازل کرتا ہے۔ اسی طرح بعض اور نام ہیں جو خدا تعالیٰ کی صفت عذاب کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اور جن کے ماتحت اس کی نافرمانی کرنے والوں پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ مگر یہاں رحمان کی صفت کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ خدائے رحمان کی طرف سے تجھے عذاب نہ پہنچ جائے۔ پس سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سے کیا مراد ہے؟۔

سو یاد رکھنا چاہئے کہ ہر عذاب کی صفت کسی نہ کسی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی انسان اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے کبھی رحیمیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی مالکیت کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ کبھی صفت احیاء کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے کبھی صفت اغناء کا انکار کرتا ہے تو عذاب کی صفت ظاہر ہوتی ہے۔ غرض عذاب کی صفات مستقل نہیں یعنی آپ ہی آپ بلاوجہ عذاب کی صفت ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی نیک صفت کے انکار یا اس کے رد کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ اگر عذاب کی صفت کو ہم مستقل سمجھیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ ہمارا خدا (اللہ کی پناہ) ظالم ہے اور آپ ہی آپ اس کا دل چاہتا ہے کہ میں لوگوں کو پیس ڈالوں۔ ان پر عذاب نازل کروں اور انہیں تباہ و برباد کر دوں۔ اور یہ جابرانہ اور ظالمانہ طریق ہے جو خدا تعالیٰ جیسی ہستی رحیم و کریم ہستی کے بالکل منافی ہے۔ پس جبکہ اس کی سزا والی صفات صفات مستقلہ نہیں بلکہ کسی دوسری صفت کی مناسبت سے ظاہر ہوتی ہے تو ہمیں ماننا پڑے گا کہ خدا تعالیٰ کی صفت عذاب کبھی رحمانیت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے کبھی رحیمیت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے کبھی غفاریت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔ کبھی ستاریت کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفت ستار ایک انسان کے عیبوں کو چھپاتی چلی جاتی ہے مگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا تو اللہ

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

ستارہ مظفر

اچھی مائیں

(محترمہ ثریا بیگم صاحبہ)

اس دنیا میں کسی بھی انسان کے دکھ اور سکھ کی بہترین ساتھی۔ ہر معاملے میں بہترین رہنما بننے کی کوشش کرنے والی۔ اپنے بچوں کی کمزوریوں کی بہترین پردہ پوش اور زندگی کے آخری سانس تک ان کی اصلاح اور ترقی کی طرف قدم بڑھانے کی کوشش کرنے والی ہستی ایک بہترین ماں ہی ہو سکتی ہے۔ زندگی میں تو شاید کمزور بچے اپنی ماں کو ایک طاقتور وجود سمجھتے ہوئے ہر لمحے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ خیال ہی نہیں آتا کہ امی کی عمر کیا ہے؟ یہ وجود ہم سے کبھی جدا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر جب خدا تعالیٰ کا حکم آجائے وہ اپنے ابدی ٹھکانے کی طرف روانہ ہو جائیں تو شاید ہمارے جیسے کمزور بچے سوچتے رہ جاتے ہیں کہ ہمارا دامن تو خالی رہ گیا ہے۔ کوئی بھی خدمت نہیں کی۔ خدا کو راضی کرکے جنت میں ٹھکانا بنانے کا سنہری موقع کھو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔

شاید دنیا کے ہر بچے کو اپنی امی بہت اچھی لگتی ہیں۔ ہمیں بھی ایسا ہی محسوس ہوتا تھا۔ مگر آخری مرتبہ پانی پینے کے لئے بھی کسی کی محتاج ہوئے بغیر اچانک 26۔ اکتوبر 1997ء کو ہماری امی جان محترمہ ثریا بیگم صاحبہ خدا کو پیاری ہو گئیں۔

نمود و نمائش سے مبرا دین اور مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھنے والی امی جان جنہیں نوجوان نسل خالہ ثریا کہتی تھی ہر کام میں دین کا پہلو مقدم رکھنے کی کوشش کرتی تھیں۔ فضل عمر درس کلام الٰہی کلاس کی برکات سے فائدہ پہنچانے کے لئے ہم دونوں بہنوں کو متواتر چھ سال لے کر جاتی رہیں تاکہ مکمل ترجمہ سیکھ سکیں۔ اس دوران لاہور کی بچیوں کی نگرانی آپ کے سپرد ہوتی۔ بہت بڑی ذمہ داری ہوتی مگر آپ نگران کے ساتھ ساتھ طالبہ بھی بن جاتی تھیں اور باقاعدہ امتحان دے کر پاس ہوتی رہیں تربیت اور نیک نیتی کی خاطر ممکن ہے کس کو کچھ کہا ہو مگر لڑکیوں کی عالی ظرفی کہ کبھی کسی نے آکر شکایت نہ کی۔ اور یہ ثواب سالہا سال آپ کو ملتا رہا۔ اور آپ بھی معاملات کو احسن طریقے سے سلجھانے کی کوشش کرتی رہتیں۔

ہم نے جب سے ہوش سنبھالا آپ کو دینی کام کرتے دیکھا۔ پہلے انار کلی پھر سنت نگر کے حلقوں میں کام کرتی رہیں۔ اس کے بعد مرکز لاہور میں عہدہ دار بنیں پھر آفس سیکرٹری کی ضرورت پڑی تو یہ ذمہ داری آپ کے سپرد ہوئی۔ آفس سیکرٹری کا عہدہ تو دیوانہ وار کام کرنے کا ایک بہانہ تھا کہ ہمارے جیسے کسی کمزور کو اگر کسی وقت خیال آئے کہ ہر روز گھر سے چلی جاتی ہیں تو کہہ سکیں کہ ڈیوٹی ہے حالانکہ اس کی بہت بہت کم یا شاید کبھی ضرورت پیش نہ آئی۔

صبح ہو یا شام شدید گرمی ہو یا شدید سردی آندھی ہو یا بارش یا کسی بھی قسم کے گھریلو حالات کبھی کوئی چیز ان کی خدمت دین کی راہ میں رکاوٹ نہ بن سکتی۔ بعض دفعہ کئی ماہ بعد ہمارے گھر آتیں تو ہم ان کے مقررہ گھنٹوں کے پروگرام کے علاوہ چند گھنٹے بھی انہیں نہ روک سکتے کہ میرا فلاں دینی پروگرام ہے اور بات اتنی معقول ہوتی کہ ہم کچھ نہ کہہ سکتے۔ اگر کبھی چھٹیوں میں امی کے پاس جاتے تو ٹائم لے کر جاتے کہ گھر مل جائیں گی۔ اس وقت بھی ضروری دینی کام پڑ جاتا تو وہ کام کو روانہ ہو جاتیں۔ یہ شاید ہمارے ایمان کی کمزوری تھی کہ ایک مرتبہ خیال آگیا کہ سال بعد بھی آئیں تو ایک دن بھی سارا ہمارے لئے نہیں ہے۔ ہاں بیت الذکر میں جمعہ ہو یا اجلاس۔ جلسہ ہو یا سالانہ اجتماع وہاں ہماری ملاقات ہو سکتی تھی۔ وہاں بھی کاموں میں اتنی مصروف ہوتی تھیں کہ ہم سلام دعا کے ساتھ بس آنکھیں ٹھنڈی کرتے۔ گھر آکر کسی نے پوچھا کہ فلاں بات کی؟ کیا باتیں ہوئیں۔ تو کوئی بات نہ بتا سکتے۔ کہ زیادہ باتیں ہو ہی نہیں سکتی تھیں۔ جب ٹیلی فون کی سہولت خدا نے دی تو فرصت کے وقت ٹیلی فون کرتیں تو گھنٹہ گھنٹہ باتیں کر لیتے۔

میری اس بات سے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ وہ دنیوی تعلقات اور معاملات کو نبھاتی نہ تھیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ بس انکا دین اور دینی کاموں سے عشق کا اظہار ہے۔ ورنہ انہوں نے بچوں کے تمام معاملات انتہائی اچھے طریقے سے نبھائے۔ اپنی تو کجا بچوں کی شاپنگ تک کر دیتی تھیں۔ دنیا اور دین کے کسی کام کو مشکل نہ سمجھتیں۔ فوراً کرنے کے لئے تیار ہو جاتیں۔ زندگی کے آخری سانسوں سے پندرہ منٹ پہلے بھی اپنی ایک بیٹی کی رضائیوں میں ڈورے ڈلوانے کے لئے کسی کام کرنے والی کو فون کے ذریعے تلاش کر رہی تھیں اور یہ رضائیاں بھی ایک دن پہلے ساتھ جا کر خرید کرلائی تھیں۔

دین کو بھی اپنی انتہائی حد تک نبھانے کی کوشش کی اور دنیا کو بھی خوب نبھایا اصل مالک تو خدا ہے سکھائے گا تو وہ مگر آپ کے بچوں کو آپ کی کمی محسوس ہوتی رہے گی۔

آپ نے اپنے تمام کاموں میں دعا کو بنیاد بنایا۔ ممکن حد تک کوشش بھی کرتی تھیں۔ خدا کے فضل کو بھی تلاش کرتی تھیں۔ خدا کے فضل سے آپ کی نسل میں سے سب سے چھوٹا بچہ آپ کا آٹھ سالہ پوتا بھی پانچ وقت کا عبادت گزار ہے۔ بچے بغیر کہے وقت پر عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی آخر شب کی جگہ خالی دیکھ کر آپ کی بہو کے دل میں جو خیال آیا وہ یہ تھا کہ خالہ جان کی اس آباد کردہ جگہ کو وہ آباد کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتی رہیں گی۔ حالانکہ ساتھ دینے کی کوشش وہ پہلے بھی کرتی رہی ہیں۔ وفات کے بعد عمر کا اندازہ لگایا گیا تو رشک آتا ہے کہ اس عمر میں بھی کھڑے ہو کر آخر شب کی عبادت ادا کرتی تھیں۔

لجنہ کے کام کرتے ہوئے آپ نے کبھی یہ نہ سوچا کہ میرا یہ عہدہ ہے میں دوسروں کے کام کیوں کروں۔ ابتداء میں مرکز لاہور میں لجنہ کی ورکرز بھی تھوڑی ہوتی تھیں۔ اتنے وسیع انتظامات نہیں ہوتے تھے۔ محترمہ صاحبزادی امتہ العزیز بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب) محترمہ خالہ شاکرہ بیگم صاحبہ محترمہ احمدی بیگم صاحبہ محترمہ خالہ طاہرہ صاحبہ اور امی مل کر حلقوں کے دوروں پر جاتیں۔ لاہور کے راستے اکثر امی جان کو آتے تھے۔ کام زیادہ تر تو سب عہدہ دار مل کر کرتیں۔ راستہ بتانے اور دورہ کی رپورٹ لکھنے کی ذمہ داری امی کی ہوتی۔ تانگہ پر مل کر سب جاتے امی جان ان کاموں میں اتنے شوق لگن اور محبت سے حصہ لیتیں کہ بچوں کو یہی احساس رہا کہ دین کے کام تو تفریح اور تھکاوٹ اتارنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ وہ بھی پڑھائی کے دوران کام کرکے تھک جاتے تو دینی کام کرکے سکون حاصل کرتے۔

امی کو "دین کو دنیا پر مقدم" رکھنے کا انتہائی خیال رہتا۔ ایک مرتبہ اپنی بیٹیوں کو حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے ملاقات کرانے لے کر گئیں تو ان کے توجہ دلانے پر کہ لوگ اپنی بچیوں کو ایم۔ اے تک کرا رہے ہیں تم کم از کم بی۔ اے تو کراؤ۔ اس پر اپنی ایف اے پاس بیٹی کو بی۔ اے کی کتابیں لے دیں۔ امتحان میں صرف چار ماہ تھے۔ اس میں سے بھی ایک ماہ فضل عمر کلاس میں ترجمہ کلام الٰہی پڑھانے کے لئے لے گئیں۔ وہاں ڈٹ کر دینی پڑھائی کروائی۔ طبعی طور پر بیٹی کو فکر تھا کہ امتحان دینا ہے اور وقت کم ہے۔ وہاں حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان کو علم ہوا کہ اس نے بی۔ اے کا امتحان دینا ہے۔ اس سال حضرت سیدہ چھوٹی آپا جان نے ربوہ سے باہر سے آئی ہوئی سب لڑکیوں کو گلے لگا کر رخصت کیا تھا۔ اسے بھی گلے لگا کر دعا دی کہ خدا کرے تمہاری فسٹ ڈویژن آجائے۔ وہ حیران سی ہو کر اپنی کمزوریوں کا سوچنے لگی اور دوسری طرف یہ عظیم ہستی کی دعا تھی کہ اتنے میں کلاس کی لڑکیوں نے پیشگی مبارک باد دی کہ دیکھنا تمہاری فسٹ ڈویژن آئے گی۔ اس وقت فسٹ ڈویژن کم ہی آتی تھی۔ دعا کی برکت اور خدا کی قدرت دیکھئے خدا کی راہ میں لگائے ایک ماہ کے بدلے امتحان دو ماہ لیٹ ہو گئے۔ اس طرح پانچ ماہ پڑھنے کا موقع ملا۔ اور واقعی اس کی فسٹ ڈویژن آئی۔ اس طرح میری امی جان دعائیں لے کر دینے کی کوشش میں کامیاب ہوئیں۔ اور حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی دعا سے باری باری دونوں بیٹیوں نے کم از کم بی۔ اے کر لیا۔

امی کو لجنہ کے کاموں میں اکثر نیکی کے کاموں میں حصہ لینے کا موقع ملتا مگر اظہار نہ کرتیں۔ نیکیاں خاموشی سے کرکے خدا کو راضی کرنے کی کوشش کرتیں۔ ضرورتمندوں کو تلاش کرتی رہتیں۔ اور خاموشی سے مدد کرتیں۔ بیت الذکر میں ایسا ہوتا تو اس کی رپورٹ تحریر میں نہ لاتیں بلکہ آہستگی سے صدر صاحبہ کو بتا دیتیں ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ بڑی رقم کی ضرورت تھی ضرورتمند چاہتی تھی کہ اس کا ذکر کہیں نہ ہو تو امی نے خود ہی ضرورت پوری کرکے بس صرف حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اس وقت کی صدر لجنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا بھی اور اصرار کیا کہ یہ تو جماعت کا فرض ہے۔ آپ لے لیں۔ تو کہا کہ نہیں میں نے تو صرف اس لئے ذکر کیا ہے کہ آپ کے علم میں ہونا چاہئے آخری سالوں میں شاید کبھی کبھار تربیت کی غرض سے بتاتی تھیں۔ دروازے پر آئے فقیر کو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ "مانگنے والے کو کچھ دینا ہی چاہئے" پر عمل کرتے ہی دیکھا۔

زندگی کے آخری سال کی شدید گرمی میں بھی وقف عارضی کے لئے ایک گاؤں میں گئیں دوسرے قریبی گاؤں میں کام کے لئے جانا پڑا تو ان تانگوں سے ممکن حد تک کام لیا۔ پچھلے سال بھی گرمیوں کی چھٹیوں میں وقف عارضی کے لئے ایک گاؤں میں گئیں تو گھر کے بچوں نے پوچھا گاؤں میں تو شہر جیسی سہولتیں نہیں ہوتیں۔ آپ کو کوئی دقت تو نہیں ہوئی۔ تو کہا خدا کی راہ میں آنے والی تکالیف کا اظہار نہیں کرتے ثواب کم ہو جاتا ہے۔ یہ دیکھو میں نے کیا کیا ہے؟ وہ سنو۔ 1997ء کی فضل عمر کلاس میں جانے کی ذمہ داری ڈالی گئی تو تیار ہو گئیں کہ کسی کام سے انکار نہ کرنا آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ کلاس پر گئیں تو شدید گرمی اور مکمل پرہیز نہ کر سکنے کی وجہ سے بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا۔ واپسی پر مجھے بتایا کہ دراصل میں صرف ایک ٹائم سالن اور وہ بھی بہت ہلکے نمک مرچ کا کھاتی تھی تین مرتبہ نمکین سالن سے بلڈ پریشر زیادہ ہو گیا۔ کمزوری اتنی ہو گئی کہ خیال آیا کہیں میرا آخری وقت نہ ہو۔ بہت دعا کی کہ یا اللہ ایک مرتبہ صحیح سلامت واپس پہنچا دے کہ بی بی فوزیہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پر حرف نہ آئے۔ خدا تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی صاحبزادیوں اور دوسری ساتھیوں نے خوب خدمت کی۔ پرہیزی خوراک اور دواؤں کا خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

گھروں میں تھوڑا بہت فرق تو ہوتا ہے۔ انسان آہستہ آہستہ اس کا عادی ہوتا ہے۔ شادی کے بعد اگر ہم نے کسی معمولی تکلیف کا اظہار کیا تو ایک مرتبہ کہا ہاں.... آپ عبادات دھیان سے نہیں پڑھتی ہوں گی۔ دوسری مرتبہ جواب تھا۔ درود پڑھنا چھوڑا ہو گا۔ خود بھی یقیناً دعا کرتی ہوں گی ہمیں بھی دعا کی طرف لگا دیا۔ اور پھر کبھی کسی تکلیف کے اظہار کی نوبت نہیں آئی۔ عملی طور پر سکھایا کہ جو کچھ ہو گا دعا سے ہی ہو گا۔" شکایت کا فائدہ....

اللہ تعالیٰ نے ان کے بچوں کو صاحب ایمان سسرال والے دیئے۔ سب اپنے گھروں میں

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد۔ لاہور کینٹ

احتیاط کا پہلو

11۔ دسمبر 1997ء کے الفضل کے شمارہ میں نسیم سیفی صاحب نے ایک بڑا عمدہ کالم لکھا ہے یعنی احتیاط کا پہلو۔ آپ نے اس میں بڑی عمدگی سے اس پہلو پر روشنی ڈالی ہے کہ گاڑیوں کے حادثات کیوں ہوتے ہیں اور اس طرح فضا میں ہوائی جہاز آپس میں کیوں ٹکرا جاتے ہیں۔

اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے ماضی کا ایک واقعہ یاد آ گیا ہے۔ جو یقیناً الفضل کے قارئین کرام کی دلچسپی کا باعث ہو گا۔ اس میں ایک سبق اور نصیحت ہے۔ 1953ء کی بات ہے میں سیکنڈ لیفٹیننٹ تھا۔ کوٹلی آزاد کشمیر میں نوجوان افسروں کا ڈرائیونگ کا ایک 8 ہفتوں کا ٹریننگ کورس ہوا۔ 12 "ڈویژن ہیڈ کوارٹر مری سے ایک انگریز لیفٹیننٹ کرنل جو وہاں CEME تھا یعنی کہ ساری ورکشاپس کا انچارج تھا وہ اس کے افتتاحی لیکچر کے لئے وہاں آیا۔ کرنل موصوف وضع قطع سے رینکس سے ترقی کئے معلوم ہوتے تھے مگر تھے بڑے تجربہ کار۔ انہوں نے بلیک بورڈ پر چاک سے ایک فقرہ لکھا۔ اور پھر اس کو اتنی بار لگاتار دہراتے رہے کہ ہم سب آفیسرز ایک دوسرے کی طرف تعجب سے دیکھنے لگے کہ یہ کرنل صاحب ایک ہی بات کو کیوں بار بار کہے جاتے ہیں۔ آج اس بات کو گزرے کوئی 44 سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ میں نے اسی کورس سے ڈرائیونگ سیکھی۔ فوجی گاڑیاں۔ اپنی ذاتی کار اور موٹر سائیکل بہت لمبے فاصلوں تک چلائے۔ مگر اس انگریز کرنل کے اس فقرہ کو ہمیشہ ہمیشہ ذہن نشین رکھا۔ اور بفضل تعالیٰ آج تک ایک معمولی سے حادثہ کا بھی شکار نہیں ہوا۔ وہ فقرہ تھا۔

Better late than never

یعنی بہتر ہے کہ آپ لیٹ ہو جائیں بہ نسبت اس کے کہ آپ اپنی منزل پر پہنچ ہی نہ سکیں۔ یعنی احتیاط کے پہلو کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔ گاڑی احتیاط سے چلائیں۔

ذرا اس فقرہ کو ایک بار اونچا پڑھیے۔ پھر زیر لب پڑھیے پھر دل میں دہرایئے اس کے اندر ایک بہت بڑا سبق ہے۔ اس تھوڑی سی احتیاط سے آپ کی جان و آپ کا مال جو آپ کے علاوہ آپ کے اہل خاندان کو بھی بہت عزیز ہے۔ حادثہ کا شکار ہونے سے بچ جائے گا۔

○○○

بقیہ صفحہ 4

خوش ہیں۔ یقیناً یہ ان کی نیکیوں اور دعاؤں کا ثمر ہو گا۔

امی جان دینی کاموں پر شاباش کے الفاظ کے بغیر خدا کا شکر کر کے خوشی کا اظہار کرنے والی تھیں۔ جو اطاعت وہ خود کرتی تھیں۔ اپنے بچوں میں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ بھائی جان امی کے منہ سے نکلی فرمائش پوری کرنے کی کوشش کرتے رہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور امی کے سب بچوں کو اس طرح خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے جیسی ہمارے پیارے امام ہم سے توقع رکھتے خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہے وہ حاصل ہو جائے۔ اور ہم اپنی آئندہ نسلوں میں وہ روح پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں جو امی جان کوشش کرتی رہیں۔

زندگی کے ساتھی کے تعاون کے بغیر عورت کچھ بھی نہیں ہوتی۔ امی کو اللہ تعالیٰ نے جو بھی خدمت دین کی توفیق دی اس میں ابا جان مرزا عبد القیوم بیگ ابن مرزا محمد صدیق بیگ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ بے شک امی جان اپنے حصہ کی گھر کی تمام ذمہ داریاں مردانہ وار احسن ترین طور پر ادا کرتی تھیں لیکن پھر بھی گھر سے عورت کا باہر جانا ایک قربانی چاہتا ہے۔ یقیناً جس کا ثواب ابا جان کو ملے گا۔ اس ثواب میں دادا جان مرزا محمد صدیق بیگ اور دادی جان نفیسہ بیگم صاحبہ کا بھی یقیناً حصہ ہو گا کیونکہ انہوں نے سوچ سمجھ کر مطالعہ اور دعا کے بعد احمدیت کو قبول کیا تو بچوں میں احمدیت کی سچی روح پیدا کی۔ وہ دن رات دعوت الی اللہ کرنے والے تھے۔ وقف عارضی اکیلی عورت نہیں کر سکتی ابا جان بھی جاتے تھے تعلیم کلام الٰہی کے ساتھ ساتھ ہومیو ادویات کے ذریعے خدمت خلق کا کام کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت والی فعال خدمت دین والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

وفات پر خاندان حضرت بانی سلسلہ کی خواتین مبارکہ مجلس عاملہ لجنہ لاہور، ممبرات لجنہ اماء اللہ نے آ کر تعزیت کی اور خراج تحسین پیش کیا۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ان کی روحانی بیٹیوں اور رشتہ داروں نے فون کے ذریعے بھی اظہار تعزیت کیا۔

ربوہ میں صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ، بیگم صاحبہ حضرت مرزا منور احمد صاحب۔ اور حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کی سب صاحبزادیوں اور دفتر لجنہ کی عہدہ داران تشریف لا کر ہمارے غم میں شریک ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر آن امی جان کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے اور مقبول دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

○○○

مجھ سے گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے

زاہد کو اپنے زہد و ریاضت پہ ناز ہے
مجھ سے گنہگار کو رحمت پہ ناز ہے

گر ہے ادائے ناز پہ ہر نازنیں کو ناز
عشّاق کو بھی جذبِ محبّت پہ ناز ہے

بُلبُل کو اپنے نالۂ جانسوز پر ہے ناز
گلہائے نَو بہار کو نکہت پہ ناز ہے

شیشہ دلِ حزیں کا ہوا اس سے چُور چُور
ہر برگِ گُل کو گرچہ نزاکت پہ ناز ہے

درویشِ بے نیاز کو ہے فقر پر ہی فخر
شاہوں کو اپنی ثروت و صولت پہ ناز ہے

دل مہبطِ فیوضِ محبّت ہے آج کل
اس دل پہ ناز ہے مجھے الفت پہ ناز ہے

گم کردہ رہ تھا راہ میں بھٹکا کہاں کہاں
اک راہنمائے حق کی رفاقت پہ ناز ہے

دم ساز بن کے سوزِ محبّت میں کھو گیا
اس میٹھے میٹھے درد کی لذت پہ ناز ہے

لائی ہے ساتھ عرش سے رحمت کے قافلے
لائق مری دعا کو اجابت پہ ناز ہے

برکت علی لائق

(روزنامہ الفضل 19- فروری 1959ء)

بقیہ صفحہ 3

تعالیٰ کی طرف سے اس پر عذاب نازل ہو جاتا ہے۔ اب اس پر عذاب تو آیا۔ مگر خدا تعالیٰ کی صفت ستاری کی وجہ سے۔ کبھی وہ ایک شخص کو رزق دیتا چلا جاتا ہے مگر باوجود کثرت رزق کے وہ نافرمانی میں بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس کی متواتر نافرمانیوں کو دیکھتا ہے تو اس پر عذاب نازل کرتا ہے۔ اب اس پر عذاب تو آیا مگر صفت رزاق کی وجہ سے۔ جب اس نے خدا تعالیٰ کی اس صفت کی ہتک کی تو اس پر عذاب آ گیا۔ پس (=) کے یہ معنے ہیں کہ میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر وہ عذاب نازل نہ ہو جو رحمانیت کی صفت کی وجہ سے نازل ہوتا ہے۔ تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا پتھروں کا۔ تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا آگ کا۔ تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا ہوا کا۔ تمہیں خدا نے مالک بنایا تھا پانی کا۔ اور یہ ساری چیزیں وہ ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنی رحمانیت کی وجہ سے تم کو دیں۔ مگر انہی چیزوں کو تم نے اس کا شریک بنا لیا۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31408 میں کریم احمد طاہر ولد میاں روشن دین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/15 گول بازار ربوہ حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-7-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان اور دکان کمرشل 12/15 گولبازار ربوہ کا 5/12 حصہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال واقعہ دارالبرکات ربوہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 3۔ پلاٹ برقبہ پونے پانچ کنال واقع طاہر آباد ربوہ مالیتی۔/500000 روپے۔ 4۔ مکان واقع کینیڈا کا 1/2 حصہ نصف کی مالکہ اہلیہ ہے مالیتی۔/150000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کریم احمد طاہر کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد سعید وصیت نمبر 10275 گواہ شد نمبر2 ملک لال خان وصیت نمبر 16670۔

مسل نمبر 31409 میں طارق سیف الاسلام ولد عبدالعزیز صاحب پیشہ ٹیچنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجشاہی بنگلہ دیش بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ مکان ترکہ والدین واقع Khalilpur کھلنا بنگلہ دیش میرا حصہ مالیتی۔/25000 T K۔ 2۔ زرعی زمین واقعہ Toltala بنگلہ دیش برقبہ 33 ڈیسمل مالیتی۔/80000 T K۔ 3۔ زرعی زمین واقع Budhpura راجشاہی برقبہ 8 ڈیسمل مالیتی۔/40000 T K۔ 4۔ زرعی زمین واقع Charparahla بنگلہ دیش برقبہ 8 ڈیسمل مالیتی۔/20000 T K۔ 5۔ اثاثہ بیت مالیتی۔/40000 T K۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/96800 ٹکہ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ 96-11-1 سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق سیف الاسلام راجشاہی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر1 محمد عبدالجلیل راجشاہی بنگلہ دیش گواہ شد نمبر2 اے۔ کے رضاء الکریم ڈھاکہ۔

مسل نمبر 31410 میں رضیہ سلطانہ زوجہ ارفاق احمد قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ باب الابواب حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر۔/20000 روپے۔ اور زیور طلائی وزنی اڑھائی تولہ مالیتی۔/13250 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رضیہ سلطانہ کوارٹر نمبر 160 عقب تھانہ گارڈن کراچی گواہ شد نمبر1 نعیم اللہ باجوہ ہجرت کالونی کراچی گواہ شد نمبر2 ارفاق احمد خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31411 میں حمید احمد شاہد ولد محمد احمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/5000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد شاہد 149-148۔ بی روڈ لیاقت آباد کراچی گواہ شد نمبر1 چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی گواہ شد نمبر2 خواجہ وجاہت احمد وصیت نمبر 22152 کراچی۔

مسل نمبر 31412 میں ملک مظفر احمد ولد ملک

باقی صفحہ 7 پر

تعارف

اخبار احمدیہ - برطانیہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کا دعوت الی اللہ تربیتی اور معلوماتی مجلّہ کا شمارہ نمبر گیارہ یعنی نومبر 1997ء اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ یہ مجلّہ جیسے کہ آپ جانتے ہیں نہایت خوب صورت کاغذ اور سرورق پر شائع کیا جاتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر بشیر الدین احمد سامی ہیں اور نائب ایڈیٹر محمود احمد صاحب ملک۔ اور اردو حصہ کی طرف ٹائٹل پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ ہالینڈ احمدیہ ٹیلی ویژن کی اردو کلاس کی مصروفیت کے دو مناظر پیش کئے گئے ہیں۔ اور انگریزی حصے کے ٹائٹل پر حضرت امام جماعت الرابع خدام الاحمدیہ کے اجتماع 1997ء میں دکھائے گئے ہیں۔

معمول کے مطابق اس شمارے کا آغاز حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ایسے ارشاد سے شروع ہوتا ہے جس کا تعلق عبادت سے ہے۔ اور عبادت میں بھی سجدے کا خاص طور پر ذکر ہے۔ اس کے بعد ٹائٹل کے اندرونی صفحے پر بھی حضرت امام جماعت الرابع کے تحریک جدید کے نئے مالی سال کے اعلان کا ذکر ہے اور اس سے آگے محترم افتخار احمد ایاز امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کا ایک تاکیدی ارشاد ہے جس کا تعلق پنجگانہ عبادت سے ہے۔ اسی طرح اسی صفحے پر برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے سولھویں دعوت الی اللہ مرکز کے قیام کا ذکر ہے اور کہا گیا ہے کہ احباب جماعت کے لئے یہ اطلاع بہت خوشی کا موجب ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے دعوت الی اللہ مراکز کی تعداد اب سولہ ہو گئی ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ یہ سولھواں اور تازہ ترین قائم ہونے والا دعوت الی اللہ مرکز کیمبرج میں ہے جو ایک بلند پایہ علمی مرکز کے طور پر ساری دنیا میں مشہور ہے۔ اس دعوت الی اللہ کے مرکز کے قیام کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی ہے کہ ایک مخلص احمدی دوست مکرم مشرف غنائی صاحب نے کیمبرج میں واقع ایک وسیع مکان جماعت کو بطور تحفہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس عظیم قربانی کو قبول فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ باقاعدہ تقریب افتتاح جلد منعقد ہوگی۔ حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس سولھویں دعوت الی اللہ مرکز کا نام بیت المعید عطا فرمایا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس مرکز کا قیام مقامی جماعت کے لئے اور ساری جماعت برطانیہ کے لئے باعث برکت بنائے اور اسے اشاعت دین حق کا ایک فعال مرکز بنادے۔ اس سے آگے حضرت صاحب کی ایک مجلس عرفان کا ذکر ہے اور اسی طرح بعض مجالس سوال و جواب کا بھی۔ اور مجلس شعر و ادب برطانیہ کے زیر اہتمام عبدالحمید خلیق صاحب کے ساتھ ایک شام منائے جانے کا ذکر ہے جس میں آپ کے چند ایک اشعار بھی درج کئے گئے ہیں۔ جہاں تک اعلانات کا تعلق ہے تقریب شادی و نکاح و ولادت اور سانحہ ارتحال پیش کئے گئے ہیں۔

یہاں اردو حصہ ختم ہوتا ہے۔

جہاں تک انگریزی حصے کا تعلق ہے اس میں ٹونی میں دعوت الی اللہ کا سٹینڈ لگانے کا ذکر ہے اور اس سے پہلے برطانیہ میں احمدیہ جماعت کی خبریں پیش کی گئی ہیں احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام بھی دئے گئے ہیں اور بیت الفتوح کا بھی ذکر کیا گیا ہے اجتماعی عبادت کے متعلق بعض امور شامل اشاعت کئے گئے ہیں۔ آئرلینڈ میں وقف عارضی کرنے والوں کا ذکر ہے اور ایک مربی مولانا قاضی عبداللہ بی۔اے۔بی۔ٹی جو بعد میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے سیکنڈ ماسٹر بھی مقرر کئے گئے تھے کو انگلستان دعوت الی اللہ کے لئے جاتے ہوئے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو نصائح فرمائی تھیں وہ درج کی گئی ہیں۔ اس کے بعد برطانیہ میں انصار اللہ کی کارکردگی کا ذکر ہے۔ سوال اور جواب کی مجالس کا ذکر ہے۔ مجلس عاملہ انصار اللہ یو۔کے کے اسمائے گرامی دئے گئے ہیں اور خدام کے 1997ء کے اجتماع کا ذکر بعض تصاویر کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس اجتماع کی تصاویر میں رسہ کشی اور وزن اٹھانے کے مقابلے بھی شامل ہیں۔ آخری اجلاس میں حضرت صاحب کو صدارت فرماتے ہوئے اور ایک عرب احمدی دوست کو تقریر کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ایک نوجوان جس نے مقابلوں میں انعام حاصل کیا اس کے ساتھ محترم امیر صاحب یو۔کے کی تصویر دی گئی ہے۔ اس کے بعد آخری آئٹم اس انگریزی حصے کا مڈل سیکس کے علاقے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہاں بھی خدام کا ذکر کیا گیا ہے اور ان کی تصاویر بھی پیش کی گئی ہیں۔

ہم اس جریدے کی ادارت' طباعت اور اشاعت کے لئے جملہ حضرات کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جریدے کو جاری رہنے کی توفیق دے اور بہتر سے بہتر رنگ میں پیش کیا جاتا رہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ (ن-س)

OOO

ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 6

غلام مرتضیٰ صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی نمبر2- کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک مظفر احمد کورنگی نمبر 2- کراچی گواہ شد نمبر1 عبد الجید وصیت نمبر 15544 گواہ شد نمبر2 مرزا محمد حنیف سیکرٹری مال حلقہ کورنگی کالونی کراچی۔

مسل نمبر 31413 میں نسرین الطاف بیوہ الطاف احمد ربانی قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بروری روڈ کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-7-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- کل زیورات طلائی مالیتی -/25000 روپے۔ 2- زمین برقبہ 10 مرلہ واقع شیخوپورہ مالیتی -/10000 روپے۔ 3- نقد رقم بینک میں -/180000 روپے۔ اور حق مہر -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نسرین الطاف بروری روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر1 ناصر علی خان وحدت کالونی کوئٹہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد فاروقی کوئٹہ۔

بقیہ صفحہ 1

تو پتہ چلا کہ تمام نو مبایعین مخالفت کے باوجود ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں اور اصل تعداد اس سے بھی زیادہ ہے جو بتائی گئی تھی۔ نو مبایعین نے کہا کہ اگر ہمارے مقدر میں خدا کی راہ میں جان قربان کرنا ہے تو دعا کریں کہ پہلے ہم ہوں جو خدا کی راہ میں جان فدا کریں۔ نو مبایعین کہتے ہیں کہ ہماری مخالفت کا خوف دل سے مٹا دیں۔ ہم نے وہ نعمت پائی ہے جس کے آگے سب مخالفتیں ہیچ ہیں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ یہ وہ علاقے ہیں جہاں پارٹیشن سے پہلے گنتی کے چند افراد احمدی تھے۔ وہاں بیت الذکر بنانے کا سوال ہوا تو قادیان میں منتظمین نے کہا کہ وہاں بیت الذکر کی کیا ضرورت ہے وہاں تو چند احمدی ہیں۔ پھر جب تحقیق کی گئی تو پتہ چلا کہ 10-12 ہزار افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ اور سب ثابت قدم ہیں۔

حضرت صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ خدا کی تائید ہمارے ساتھ ہے۔ لیکن یہ مت خیال کرنا کہ ہم نے کچھ کر لیا ہے۔ یہ نعمتیں اللہ کے فضلوں سے حاصل ہوئی ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں جو خیالات کی تبدیلی آ رہی ہے یہ خدا کی طرف سے ہے۔

حضرت صاحب نے ہندوستان کے علماء کی طرف سے جماعت احمدیہ کی مخالفت کے واقعات تفصیل سے بیان فرمائے اور فرمایا کہ میں ہندوستان کے احمدیوں کو بتا رہا ہوں کہ مخالفت سے نہ گھبرائیں خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمارے ساتھ ہے گزشتہ ایک سال میں دنیا بھر میں 30 لاکھ افراد احمدی ہوئے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہماری تائید میں کھڑا نہ ہو تو یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ اللہ نے چاہا تو احمدیت پہلے سے بہت بڑھ کر ترقی حاصل کرے گی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہندوستان میں بعض علاقوں میں مسلمانوں کی طرف سے مخالفت ہے اور بعض جگہوں پر ہندوؤں کی طرف سے بھی مخالفت ہے۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ اور فرمایا کہ بعض جگہوں پر علماء نے نو احمدیوں کو مالی لالچ بھی دیئے اور روپوں کی تھیلیاں بھر کر لے گئے کہ احمدیت چھوڑ دو مگر نو احمدی ثابت قدم رہے اور رقوم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا احمدی ہمیں پیسے نہیں دیتے یہ تو ہم سے اللہ کی راہ میں رقوم مانگتے ہیں اور ہم دے رہے ہیں۔ ہمیں جو نعمت ملی ہے اس نے ہمیں زندہ کر دیا ہے۔ ہمارے دلوں کی کیفیت بدل دی ہے۔ یہ وہ انقلاب ہے جو اللہ کے راستہ پر چلنے سے آ رہا ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات بیان فرمائے اور فرمایا کہ دانش وروں میں سے بھی احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ جو برے لوگ بھی ہمارے ساتھ شامل ہوئے ان میں اللہ نے پاک تبدیلی پیدا کر دی۔ وہ چوروں سے قطب بنائے گئے۔ حضرت صاحب نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے نیک اثرات کا بھی ذکر فرمایا کہ آج اس کی برکت سے دنیا بھر کے لاکھوں لوگ قادیان کے جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ اس وقت قادیان میں میرے اس خطاب کا پانچ زبانوں میں رواں ترجمہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ کلکتہ' امرتسر' جالندھر وغیرہ سے 21- اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے ہیں۔ اور نو اخبارات میں خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

دانش وروں کے احمدیت کی طرف رجوع کے ذکر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ابھی مجھے کل ہی جرمنی سے ایک خط ملا ہے کہ جرمنی کے ایک دانش ور جو کئی زبانوں پر عبور رکھتے ہیں انہوں نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر مجھے دیکھا اور سنا تو کہنے لگے کہ میں یہ چہرہ دیکھتا ہوں تو میرا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ یہ شخص جو بات کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔ یہ شخص جو بات کہتا ہے میں مانتا جا رہا ہوں۔

حضرت صاحب نے بتایا کہ آج صبح جلسے کے افتتاح کے وقت ممبر پارلیمنٹ رگونند لال بھاٹیا صاحب' وزیر اور مقامی ایم این اے جلسے میں شامل ہوئے۔ حضرت صاحب نے ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہ تمام ہندو سکھ شرکاء جو شامل ہیں ان کو جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے اور عالمگیر جماعت احمدیہ کی طرف سے سلام کہا اور مبارکباد دی۔

حضرت صاحب نے آخر میں اہل ہندوستان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ مجھے ہندوستان بلانا چاہتے ہیں تو میرے آنے سے پہلے قادیان کا جلسہ اتنا بڑا کریں جتنا کم از کم پارٹیشن کے وقت قادیان سے رخصت ہوتے ہوئے ہوا کرتا تھا بلکہ اس سے بڑھ کر کر دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا وہ وقت آئے گا اور اللہ نے چاہا تو ضرور آئے گا۔ اللہ آپ کو بھی وہ وقت مبارک کرے اور ہم کو بھی مبارک کرے۔

آخر میں حضرت صاحب نے اجتماعی دعا کرائی جس میں احمدیہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے دنیا بھر کے ممالک میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں نے شرکت کی۔

زیارت مرکز واقفین نو
شاہدرہ ٹاؤن لاہور

○ مورخہ 5- دسمبر 1997ء بروز جمعہ المبارک حلقہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کے واقفین نو بچوں کا ایک وفد مکرم پرویز احمد صاحب (سیکرٹری وقف نو) کی قیادت میں زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا اس وفد میں 40 بچے اور 22 خواتین اور 9 مرد شامل تھے۔ وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا۔ ربوہ قیام کے دوران وفد نے بہشتی مقبرہ میں آئمہ جماعت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر اجتماعی دعا کی۔ اس کے علاوہ بیت المبارک' دفتر P.S. کا وزٹ کیا اور مکرم محترم محمد اسلم شاد منگلا صاحب سے ملاقات کی مکرم منگلا صاحب نے ایم ٹی اے سے استفادہ کرنے کی نصیحت کی نیز واقفین نو بچوں کو امامت سے وابستگی کی تلقین کی۔ وفد نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ دفتر وقف نو کا دورہ بھی کیا۔ وفد نے واقفین نو بچوں کے ریکارڈ اور دیگر شعبہ جات کا دورہ بھی کیا۔ خواتین اور بچوں نے دفتر لجنہ اماء اللہ پاکستان کا وزٹ بھی کیا۔ جہاں مکرمہ محترمہ صاحبزادی امتہ الرقیب (نائب صدر) سے ملاقات کی اور انہوں نے بچوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ وفد نے صد سالہ جشن تشکر نمائش کی سیر بھی کی اور دفتر الفضل' بیت الاقصیٰ کی سیر کی۔

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے بچوں کے علمی و تربیتی امور کا جائزہ لیا اور توجہ طلب امور کی طرف راہنمائی کی مورخہ 7- دسمبر بروز اتوار وفد بذریعہ سرگودھا ایکسپریس روانہ ہوا۔ وفد کو دعا کے ساتھ الوداع کیا گیا۔

(وکالت وقف نو)

اعلان

○ ربوہ میں کاروبار کرنے کیلئے خواہش مند احباب کیلئے محلہ دار الرحمت غربی سبزی مارکیٹ میں چند دکانات نہایت سستے داموں کرایہ پر دستیاب ہیں۔ احباب استفادہ فرمائیں (ناظم جائیداد)

بقیہ صفحہ 3

میں آپ تک ان کا سلام پہنچاؤں اور خواہش رکھتے ہیں کہ آپ ان کو خط لکھیں۔ کیونکہ وہ آپ سے بطور ایک دوست اور (-) بھائی کے خط و کتابت کا سلسلہ جاری کرنا چاہتے ہیں مجھے امید ہے آپ نے ابھی تک ان کو یاد رکھا ہو گا۔ وہ اس وقت انصار الدین کالج آئی سولو کے پرنسپل تھے جب کہ ہمارے (وفات یافتہ) مولوی این۔ ڈی۔ احمد۔ ایم۔ ایس سی۔ وہاں ہاؤس ماسٹر تھے۔

براہ کرم سب کو وہاں پر میرا سلام پہنچا دیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

میں ہوں آپ کا "بیٹا"
عبد الوحید۔ آئنہ

مکرم اے آئی یوسف صاحب لیگوس نائیجیریا سے لکھتے ہیں۔

لیگوس نائیجیریا 2- اکتوبر 1997ء

مکرم و محترم مولانا این ایم نسیم سیفی صاحب ربوہ (سلام)

یہ چند سطور میں آپ کی اور آپ کی فیملی کی صحت و عافیت معلوم کرنے کے سلسلے میں رقم کر رہا ہوں۔

بلاشبہ ہم ہمیشہ رہنمائی کے لئے آپ کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور خاص طور پر وہ لوگ جنہوں نے خوش قسمتی سے "احمدیہ ٹریننگ" آپ کی عملی سرپرستی میں حاصل کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عطا فرمائے۔ اور آپ پر اپنی برکات نازل کرے۔

آپ کی کتابوں کی یہاں اشاعت اور غیر از جماعت لوگوں کی طرف سے آپ کی امارت کے زمانہ کے متعلق ذکر نہ صرف ہمارے لئے تسلی کا موجب بنتا ہے بلکہ آپ کے کارہائے نمایاں کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

کیا آپ نے

So said the (Founder of Ahmadiyyat)

کی کوئی مزید جلد شائع کی ہے۔ میں نے خوش قسمتی سے اس کی پہلی جلد 1983ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حاصل کی تھی۔ یہ کتاب ان لوگوں کی تربیت کے لئے جو اردو نہیں سمجھ سکتے بہت زیادہ مفید ہے۔

براہ کرم مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔ اور نائیجیریا کی جماعت کی مزید ترقی اور روحانی' اخلاقی' اقتصادی اور مادی طور پر آگے بڑھنے کے لئے بھی ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔

آپ کی عظیم فیملی (جن میں آپ کے پوتے اور نواسے بھی شامل ہیں) کے تمام ممبروں کے لئے نیک جذبات کے ساتھ۔

آپ کا مخلص اے۔ آئی یوسف

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- دسمبر- 1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 11 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس مختار احمد جونیجو نے صدارت کے لئے مسلم لیگی امیدوار جسٹس (ر) رفیق احمد تارڑ سمیت 23 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیئے ہیں۔ نامزد صدر رفیق تارڑ کے کاغذات عدلیہ کے خلاف توہین آمیز انٹرویو پر مسترد ہوئے۔ صرف چھ امیدوار صدارتی انتخاب میں حصہ لیں گے جن کے نام یہ ہیں۔ کیپٹن (ر) حلیم صدیقی (مسلم لیگ) قطب الدین (مسلم لیگ) آفتاب شعبان میرانی (پیپلزپارٹی) میر ظفراللہ جمالی' مولانا محمد خان شیرانی (جے یو آئی) اور سعید الزمان شامل ہیں' نامزد صدر رفیق تارڑ پر پیپلزپارٹی کے آفتاب شعبان میرانی نے الزام لگایا تھا کہ رفیق تارڑ نے 26 جون 1996ء کے تکبیر میں اپنے انٹرویو میں عدلیہ اور ججوں کی توہین کی تھی۔ اسی طرح شمیم احمد ایڈووکیٹ نے رفیق تارڑ کے کاغذات پر اعتراض کیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے فریقین کے دلائل سننے کے بعد مسلم لیگی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے کاغذات مسترد کر دیئے۔ اور انہیں توہین عدالت کا مرتکب قرار دے کر نااہل قرار دے دیا۔

○ جسٹس (ر) رفیق تارڑ پر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے نام لئے بغیر ایک جج کے بارے میں کہا تھا کہ انہوں نے 95 لاکھ کی فلور مل خریدی۔ اور ایک خاتون جج کے بارے میں کہا تھا کہ انہوں نے 35 لاکھ کا بنگلہ خریدا۔ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری پر کھلے عام تنقید کی تھی۔ ایک انٹرویو میں رفیق تارڑ نے سجاد علی شاہ کو عدالتی دہشت گرد قرار دیا۔ چیف الیکشن کمشنر نے اپنے تفصیلی فیصلہ میں لکھا کہ اس سے زیادہ کسی جج کی بے عزتی نہیں کی جا سکتی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ملک بھر میں بلدیاتی انتخابات 7 فروری کو ہوں گے۔ انتخابات مروجہ طریقہ کار کے مطابق غیر جماعتی بنیادوں پر ہوں گے۔ کارکنوں کو جائز مقام دیا جائے گا۔ مقامی مسائل کے حل کے لئے عوام کو قیادت براہ راست منتخب کرنے کا موقع ملے گا۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کے چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے کاغذات نامزدگی مسترد ہونے پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رفیق تارڑ کے کاغذات مسترد ہونا ناقابل یقین ہے۔ ملک میں کس قسم کے تماشے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا الیکشن کمشنر کے فیصلے کو کس فورم پر چیلنج کیا جا سکتا ہے۔ جس پر انہیں بتایا گیا کہ حکومت اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کر رہی ہے۔

○ حکمران مسلم لیگ کے سات ارکان صوبائی اسمبلی نے وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی کے خلاف بغاوت کر کے اپنا الگ گروپ بنا لیا ہے۔

○ قائمقام صدر وسیم سجاد نے کہا ہے کہ پاکستان کشمیر پر بامقصد مذاکرات چاہتا ہے۔ برطانیہ بھی خصوصی دلچسپی لے کشمیر صرف زمین کا نہیں بلکہ لاکھوں کشمیریوں کے حق خودارادیت کا مسئلہ ہے۔ آٹھ برس میں 60 ہزار بے گناہ شہید ہو چکے ہیں۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے نامزد صدارتی امیدوار جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے کاغذات نامزدگی مسترد کئے جانے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ کی پرنسپل سیٹ پر پیٹیشن دائر کی جائے گی۔

○ قومی اسمبلی کے رکن اور پارلیمانی سیکرٹری سید ظفر علی شاہ نے رفیق تارڑ کے کاغذات نامزدگی مسترد کئے جانے پر کہا ہے کہ یہ حکومت اور پارلیمنٹ کے خلاف "سازش کا آخری کارڈ ہے۔"

○ کراچی میں مسلح ڈاکوؤں نے 30 لاکھ روپے کی ملکی وغیرملکی کرنسی اور اسلحہ لوٹ لیا ہے ڈاکو جاتے ہوئے بینک مینجر کی کار بھی لے گئے۔

○ سپریم کورٹ کے جسٹس سید سجاد علی شاہ کے وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی چھٹیاں ختم ہونے پر نیا آئینی بحران پیدا ہو سکتا ہے۔

○ لاہور میں حبیب بینک لوہاری برانچ کو تین مسلح ڈاکوؤں نے لوٹ لیا۔ مزاحمت پر کانسٹیبل کو گولی مار دی۔

○ صدارتی الیکشن رولز مجریہ 1988ء کے مطابق کسی صدارتی امیدوار کے کاغذات نامزدگی منظور یا مسترد کرنے کے بارے میں چیف الیکشن کمشنر کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے۔ لیکن "رٹ دائر کی جا سکتی ہے"

○ بی بی سی نے جناب جسٹس (ر) رفیق تارڑ کے کاغذات نامزدگی مسترد کئے جانے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ فیصلہ نواز شریف کے لئے سخت پسپائی ہے۔ ملک نئے آئینی بحران کے دہانہ پر آ گیا ہے۔ جن لوگوں کا خیال تھا کہ لغاری کے استعفیٰ اور سجاد علی شاہ کی معطلی سے بحران ختم ہو گیا تو انہیں اس پر نظرثانی کرنا ہو گی۔ اس فیصلہ کے خلاف اپیل نہیں ہو سکتی۔ پارلیمانی سیکرٹری ظفر علی شاہ نے اسے غیر آئینی قرار دیا ہے۔ مسلم لیگ الیکشن کمیشن کے فیصلہ کے خلاف آئینی درخواست دائر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے مسلم لیگ کی مرکزی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ جہیز کی لعنت کے خلاف باقاعدہ مہم چلانے کی ضرورت ہے نوکریاں دے کر بے روزگاری ختم کرنا ممکن نہیں اداروں کی تباہی کے باعث ملک میں مہنگائی ہے۔ مہنگی بجلی خریدنے اور فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔

○ سپریم کورٹ میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ کی تقرری کے بارے میں سماعت جاری ہے ان کے وکیل عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ ججز کیس ماضی پر اثرانداز نہیں ہو سکتا۔ اس سے ریاستی توازن اپ سیٹ ہو جائے گا سٹیٹ کے اداروں میں محاذ آرائی نہ ہوتی تو چیف جسٹس کے خلاف درخواست کبھی نہ آتی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کرپشن اوپر کی سطح پر ختم ہو گئی ہے حکومت پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکا۔

○ محکمہ لائیو سٹاک میں لاکھوں کے غبن کا انکشاف ہوا ہے۔ انکوائری بھی کرپٹ افسر کے سپرد کر دی گئی ہے۔

○ ڈائریکٹر انٹی کرپشن پنجاب نے خانیوال میں کروڑوں روپے مالیت کی دو سو کنال اراضی خورد برد کرنے پر دو اسسٹنٹ کمشنر گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان کے ساتھ ہی ایک گرداور اور دو پٹواریوں کو بھی گرفتار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ محکمہ خوراک ساہیوال میں آڈٹ ٹیم کی جانب سے 79 لاکھ 58 ہزار روپے غبن کا سراغ لگانے کے بعد محکمہ خوراک پنجاب نے چار ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولروں کو ان کے عہدوں سے معطل کر دیا ہے۔

○ سابق صدر فاروق لغاری اپنے آبائی حلقہ قصبہ زیریں پہنچے تو ہجوم کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ سابق صدر دو بجے ائیرپورٹ پر اترے لیکن شام گئے تک چوٹی زیریں نہ پہنچ سکے۔ تمام راستے میں لوگ پھولوں کی پتیاں نچھاور کرتے رہے انہوں نے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 97ء کے الیکشن شفاف تھے۔ چاہتا تو اگلی ٹرم کے لئے صدر بن سکتا تھا۔ نواز شریف نے مجھے جسٹس سجاد کے معاملے میں بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینٹر پروفیسر ساجد میر نے سیالکوٹ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی ہمیشہ اقتدار کے لئے چور دروازے تلاش کرتے رہے ہیں۔

○ امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے عراق کے خلاف کارروائی کرنے کی پھر دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر عراق نے معائنہ کاروں کو روکا تو اس کے خلاف دوسرے "اقدامات" پر غور کرنا پڑے گا۔

○ یوکرائن ائیرلائن کا ایک مسافر بردار طیارہ شمالی یونان میں گر کر تباہ ہو گیا ہے۔ جس میں 70 مسافر سوار تھے۔

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
میاں عبدالمنان ناصر ابن میاں عبدالسلام صاحب
فون: دوکان 212750 گھر 211749

سنگ مرمر کی اعلیٰ کوالٹی میں خوبصورت و پائیدار کتبے
ریٹ مناسب - کام معیاری اور حسب وعدہ
رفیق مار بل ڈیزائنر نزد دفاتر انصاراللہ یادگار روڈ - ربوہ
فون دکان 999 - گھر 212891

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

جرمن سیلڈ و لوکل ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز، پوٹینسیاں بایوکیمک ادویات،
شوگر آف ملک، خالی ٹیوبز و ڈراپرز، نیلز ہومیوپیتھک کتب کی بارعایت خرید کا بااعتماد ادارہ
کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
771 213156

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں ربوہ ٭ اسلام آباد ٭ راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں۔
رابطے:-
٭ سرگودھا: فخر اسٹیٹ ایجنسی - فخر احمد
موبائل: 775609-0361/212464
٭ راولپنڈی - اسلام آباد:
لیڈرز محمد احمد خان
فون دفتر: 553369 رہائش 593883
٭ ربوہ: پولٹری ماسٹر خالد - زاہد
فون دفتر: 213115